افسانہ

صدف آصف

غلط فہمی

دو خوبصورت لڑکیوں کو اپنے سامنے یوں گڑگڑاتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہو رہا تھا۔ اس کی انا کو بہت تسکین پہنچ رہی تھی۔ اچانک اریبہ نے دیکھا کہ سارہ اٹھ کر ایک طرف بھاگ کھڑی ہوئی۔ اریبہ ہکا بکا رہ گئی۔ عاشر بھی اس کی اس حرکت پر حیران ہوا۔ ابھی اس......

''پلیز امی، آپ لوگوں کو یہ بات کیوں نہیں سمجھ میں آ رہی کہ اس معاملے میں میرا کوئی قصور نہیں ہے؟'' اریبہ کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھیں مگر اس کی امی کے غصے میں کوئی کمی نہیں آئی۔

''ساری دنیا نے ٹی وی پر جو منظر دیکھا، اس کے بارے میں تم کس کس کو صفائیاں دو گی؟ یہ ہونٹوں نکلی بات نہیں بلکہ آنکھوں دیکھی ہے۔ اس مارننگ شو میں تم ایک آوارہ لڑکے کے ساتھ کھڑی دکھائی دی ہو، یہ سب دیکھنے کے بعد کون تمہاری بات پر یقین کرے گا' بولو؟'' انہوں نے بیٹی کو جھنجھوڑ ڈالا۔ سارے گھر والے اس کے گرد اجنبیوں کی طرح کھڑے تھے۔

اریبہ نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس پر ایسا برا وقت بھی آ سکتا ہے جب سارے اپنے پرائے بن جائیں گے۔ اس کے حواس گم ہو رہے تھے مگر اپنا سچ ثابت کرنے کے لیے فی الحال اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اسے گمان بھی نہ تھا کہ بات اس حد تک چلی جائے گی۔ وہ تو چھوٹی سی نیکی کرنے چلی تھی۔

''آپ لوگ یہ بات مان کیوں نہیں لیتے کہ میں تو وہاں صرف سارہ کو بچانے کے لیے گئی تھی؟ میرا اس لڑکے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' اریبہ چیخ کر بولی مگر اس وقت سارے گھر والے اتنا الجھ گئے تھے کہ کچھ بول ہی نہیں پا رہے تھے۔ وہ زار و قطار رو رہی تھی۔ اس کی امی تو جیسے پتھر کی ہو گئی تھیں۔ ان پر اریبہ کی گریہ وزاری کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ ان کی آنکھوں پر تو ٹی وی شو کے وہ حصے ایک فلم کی طرح چل رہے تھے جس میں ان کی بیٹی پارک میں ایک اجنبی لڑکے کے ساتھ پائی گئی تھی اور پروگرام کی اینکر بڑے زور شور سے ان دونوں کا آپس میں رشتہ پوچھ رہی تھی' ساتھ ساتھ والدین کی عزت کی دہائی بھی دے رہی تھی۔

یہ پروگرام صبح کے وقت ایک چینل سے نشر ہوا تھا' یقیناً ان کے بہت سارے رشتے داروں نے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسے دیکھا ہوگا کیونکہ اب ہر گھر میں یہ مارننگ شوز بڑے ذوق و شوق سے دیکھے جاتے ہیں، خصوصاً خواتین صبح کے وقت ٹی وی آن کر کے ساتھ ساتھ روزمرہ کے کام نمٹاتی جاتی ہیں۔

نسرین کو تو اریبہ کے سسرال والوں کی فکر تھی کہ ان کا ردعمل کیسا ہوگا؟ ان کا یہ خدشہ بے جا نہ تھا، تھوڑی ہی دیر میں وہاں سے غصے بھرا فون آگیا۔

اریبہ کی نند بڑے شوق سے صبح کے سارے پروگرام دیکھتی تھی، اس نے بھابھی کو ٹی وی پر دیکھا تو شور مچا کر خوشی خوشی سارے گھر والوں کو جمع کر لیا۔ اریبہ کی ساس نے جو اپنی نئی نویلی بہو کو پروگرام کی میزبان کے بے ہودہ سوالات کی زد میں دیکھا تو بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گئیں۔ ان کا تو بی پی لو ہو گیا، فوراً ہی اریبہ کے گھر فون کروایا گیا مگر اس کے گھر والوں کو کچھ خبر ہوتی تو وہ صفائی دیتے۔ ان کی خاموشی کو ان کا جرم سمجھا گیا اور رشتہ توڑنے کی باتیں کی جانے لگیں۔ ایک قیامت تھی جو چند گھنٹوں میں اس گھر اور اس کے مکینوں پر ٹوٹ پڑی تھی۔

اریبہ اس سارے واقعے پر حیران و پریشان تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی نرم مزاجی اور ہمدردی کی عادت اسے کبھی یوں بھی مہنگی پڑ سکتی ہے۔

'مجھے سارہ سے بات کرنی چاہیے۔' تھوڑی دیر بعد جب اس کے حواس کچھ ٹھکانے آئے تو اس نے اپنے کمرے میں جا کر جلدی سے موبائل نکالا اور سارہ کا نمبر ملانے لگی۔ صرف ایک سارہ ہی تھی جو اس

Downloaded From
Paksociety.com

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کی بے گناہی ثابت کر سکتی تھی مگر اس کا فون سوئچ آف آرہا تھا۔ 'اف' اب کیا کروں؟' اریبہ پر گھبراہٹ سوار ہوگئی۔ اس نے سارہ کا لینڈ لائن نمبر ملایا۔

''ہیلو کون بات کر رہا ہے؟'' دوسری طرف سے سارہ کی امی نے فون اٹھایا۔

''السلامُ علیکم! آنٹی! میں اریبہ بات کر رہی ہوں۔ پلیز' میری سارہ سے بات کروادیں۔'' اس نے بھرائی ہوئی آواز میں جلدی جلدی اپنا مدعا بیان کیا۔

''وہ سو رہی ہے۔'' ان کا لہجہ اس کا نام سنتے ہی ایک دم کرخت ہوگیا۔ اریبہ کو بہت برا تو لگا۔ یہ وہ ہی آنٹی تھیں نا جب بھی بات کرتی تھیں تو اریبہ کے لیے ان کے لہجے سے شہد ٹپکتا تھا مگر آج ان کے لہجے کی اجنبیت اسے بہت دکھ دے رہی تھی مگر اس وقت غرض اس کی تھی۔

''پلیز آنٹی' مجھے بہت ضروری کام ہے، اس کو اٹھادیں۔'' اریبہ لجاجت سے دوبارہ گویا ہوئی۔

''دیکھو بی بی، میں صاف بات کہنے کی عادی ہوں، تمہارے کرتوت تو صبح سویرے کے شو میں ہم سب نے دیکھ لیے ہیں اس لیے سارہ اب تم سے نہ ملے گی نہ ہی بات کرے گی۔ سارہ کے پاپا نے بھی اسے تم سے دوستی رکھنے کے لیے سختی سے منع کردیا ہے۔'' عارفہ آنٹی کا اجنبی لہجہ اریبہ کے دل پر آرے چلا رہا تھا۔

''آنٹی' پلیز' اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا، وہ تو سارہ ہی ملنے...... '' اریبہ رو دی۔

''خبردار جو تم نے میری معصوم بیٹی کا نام لیا، سارے شہر نے ٹی وی پر تمہیں ایک غیر لڑکے کے ساتھ دیکھا، تم میری بیٹی پر الزام لگا رہی ہو؟ اگر میری بیٹی اس مسئلے میں انوالو ہوتی تو ٹی وی پر وہ بھی نظر آتی نا؟'' عارفہ اس کی بات کاٹ کر دہاڑیں۔

''آنٹی' میں سچ کہہ رہی ہوں۔ پلیز' میں تو سارہ کے ساتھ گئی تھی۔ اسے بلائیں، وہ ساری بات کلیئر کرے گی۔'' اریبہ کو اپنی دوست پر اعتبار تھا اسی لیے بولی۔

''میں اس سے پوچھ چکی ہوں، وہ تو تمہارے اس افیئر سے بھی لاعلم ہے۔ شرم آنی چاہیے تمہیں اپنے والدین کا نام خراب کرتے ہوئے اور اب میری بیٹی کے پیچھے پڑی ہو۔ آئندہ یہاں فون کیا تو تمہارے گھر آکر ایسا شور مچاؤں گی کہ دنیا تماشہ دیکھے گی۔'' انہوں نے غصے میں فون پٹخ دیا۔ اریبہ سن سی بیٹھی رہ گئی پھر اپنے گھٹنوں پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

☆☆☆

آئس بلیو بھاری کامدار کرتہ اور گلابی چوڑی دار پاجامہ' میچنگ چوڑیاں، میک اپ کٹ، سونے کی نازک سی رِنگ' بڑے سے شاپر میں ساری چیزیں رکھ دی گئیں۔

یہ وہ چیزیں تھیں جو اریبہ کے سسرال سے نکاح پر آئی تھیں۔ ہر چیز بہت اعلیٰ تھی۔ جس نے دیکھا' تعریف کی مگر اب جب لڑکے والوں نے ان کی طرف سے عدنان کے لیے بھیجا گیا سارا سامان واپس کردیا تو اریبہ کی امی نے بھی یہ ہی مناسب سمجھا کہ وہ اریبہ کو ملنے والا سارا سامان واپس بھجوادیں۔ اریبہ کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہوگئی تھیں۔

یہ نہیں تھا کہ اس کو عدنان سے عشق ہوگیا تھا مگر نکاح کا مضبوط رشتہ قائم ہوجانے کے بعد سے اسے اس کے ساتھ ایک جذباتی سا لگاؤ پیدا ہوگیا تھا پھر جن حالات میں اس کے سسرال سے نکاح ختم کرنے کی باتیں ہو رہی تھیں' وہ اس کے لیے بہت تکلیف دہ تھے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اریبہ کے گھر والوں نے اس کے سسرال جا کر معاملات سدھارنے کی بڑی کوشش کی مگر اس کی ساس کوئی بات سننے پر تیار نہ تھیں۔ یوں بے گناہ ہوتے ہوئے بھی وہ گناہ گار ٹھہرا دی گئی۔ اریبہ' عدنان کی تصویر پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ عائشہ نے چھوٹی بہن کو گلے لگا لیا۔ وہ جانتی تھی کہ اریبہ اس رشتے سے بہت خوش ہے۔ نکاح کے بعد عدنان جب تک پاکستان میں رہا' ان دونوں کی فون پر خاصی لمبی باتیں چلتی تھیں۔ سب کہہ رہے تھے کہ اریبہ نکاح کے بعد اور خوبصورت ہو گئی ہے۔ شاید اسے سب کی نظر ہی لگ گئی ہے۔ عائشہ نے بہن کو دیکھ کر دل ہی دل میں ملال کیا۔ یہ مارننگ شو والی بات اسے بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

عدنان نکاح کے بعد واپس اپنی جاب پر آسٹریلیا چلا گیا تھا۔ یہاں ہوتا تو شاید اریبہ کے لیے کچھ اسٹینڈ لے پاتا گو کہ ان دونوں کی نسبت والدین کی رضامندی سے طے پائی تھی مگر نکاح کے موقع پر جس طرح عدنان نے اریبہ کی پسند کو مدنظر رکھا اور اس کی پذیرائی کی، اس سے وہ بہت خوش تھی اسی لیے ایک اچھے انسان کو کھونے کا اسے دلی صدمہ ہو رہا تھا۔

☆☆☆

اتنی رسوائی، اتنی بدنامی سوچ سوچ کر ان سب کا دماغ پھٹنے سا لگا تھا۔ گھر والوں میں سے کسی کا دل نہیں مانتا تھا کہ اریبہ ایسا کر سکتی ہے؟ وہ تو اتنی نفیس مزاج کی لڑکی ہے۔ ٹی وی پر نظر آنے والا لڑکا تو شکل سے ہی خبیث نظر آ رہا تھا، کہیں تو کچھ غلط ہوا ہے۔ اریبہ کے والدین کے ساتھ گھر والوں کا دل بھی اس بات کی گواہی دے رہا تھا مگر سب بدنامی کی اس تیز لہر میں یوں بہہ گئے کہ کنارہ ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔

اہلِ خانہ ایک دوسرے سے اس مسئلے پر بات بھی نہیں کرنا چاہتے کہ کہیں ان کے پیاروں کے دل مزید دکھی نہ ہو جائیں۔

''اف میرے اللہ! میری مدد فرما، مجھ بے گناہ پر جو الزامات تھوپ دیے گئے ہیں، ان سے میری گلو خلاصی فرما۔'' اریبہ سجدے میں گڑگڑا کر بس ایک ہی دعا مانگتی رہتی۔

اس نے کئی بار سارہ سے بات کرنے کی کوشش کی مگر اس کا سیل فون مسلسل بند ملتا۔ لینڈ لائن پر بھی اس نے کئی بار فون کیا مگر سارہ کی امی کی کرخت آواز سن کر فون خاموشی سے رکھ دیا۔

نسرین نے اپنی بیٹی کی بات ختم ہونے کی خبر ابھی تک خاندان میں کسی کو نہیں بتائی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ کسی طرح سے ایک بار عدنان سے بات ہو جائے، شاید یہ ٹوٹا ہوا سلسلہ پھر سے جڑ جائے مگر اس کے دیئے ہوئے نمبر پر وہ لوگ جب بھی کال ملاتے' فون میسج پر چلا جاتا تھا۔ ہنستا بستا گھرانہ ایک پل میں خاموش تصویر میں تبدیل ہو چکا تھا۔

☆☆☆

سارہ سے اس کی دوستی کالج میں ہوئی تھی۔ وہ خوابوں میں رہنے والی معصوم سی لڑکی تھی۔ اریبہ کا کالج میں پہلا دن تھا۔ اس نے فرسٹ ایئر فول کے بارے میں اپنی کزنز سے بہت سے قصے سن رکھے تھے اسی لیے وہ اندر سے کچھ سہمی ہوئی تھی' تاہم ہونق بننے کی جگہ پر اعتماد نظر آنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ بیگ کو کاندھے پر ڈالتے ہوئے اس نے کالج کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ ابھی وہ مین گیٹ سے اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ بڑے سے بادام کے درخت کے نیچے ایک معصوم سی لڑکی کو آنسو بہاتے ہوئے دیکھا۔

اس نے چاہا کہ نظر انداز کر کے آگے بڑھ جائے مگر اس کی نرم دلی نے اس بات کو گوارہ نہ کیا اس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لیے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی طرف بڑھ گئی۔ ماضی میں بھی اریبہ نے اپنی سادہ مزاجی کی وجہ سے بڑے نقصان اٹھائے تھے۔ کئی لوگ اسے بے وقوف بنا کر اپنا کام نکال لیتے اور وہ منہ دیکھتی رہ جاتی۔

اس کے اسکول کا ایک واقعہ یاد کر کے سارا گھر آج بھی اس پر ہنستا تھا۔ اریبہ کا اسکول اس کے گھر سے دو اسٹاپ پہلے پڑتا تھا۔ وہ اپنی دوست نسیمہ جو اس کے پڑوس میں رہتی تھی، اس کے ساتھ بڑے آرام سے بس پر اسکول آتی جاتی تھی۔ ایک دن بسوں کی ہڑتال تھی اس لیے نسیمہ کے گھر والوں نے اس کی چھٹی کروادی۔ اریبہ کا بہت اہم ٹیسٹ تھا اس لیے اس کا جانا ضروری تھا۔ پہلے تو اس نے نسیمہ کی منتیں کیں کہ وہ اس کے ساتھ اسکول چلے مگر اس نے منع کر دیا کہ باجی رہنے آئی ہوئی ہیں پھر اس نے اپنی امی کو اپنی مشکل بتائی کہ ٹیسٹ کی وجہ سے اسکول جانا ضروری ہے۔ صبح بڑے بھائی نے اسکول چھوڑ دیا۔ واپسی کے لیے اسے کرائے کے پیسے دیئے کہ وہ رکشا کر کے گھر چلی جائے۔ اسکول ختم ہونے کے بعد وہ رکشے کی تلاش میں اکیلے چلتی ہوئی مین روڈ کی طرف آئی۔ ہڑتال کی وجہ سے روزمرہ کی گہما گہمی نظر نہیں آرہی تھی۔ اسکول میں بھی لڑکیوں کی حاضری بہت کم تھی۔ وہ خالی رکشے کا انتظار کر رہی تھی کہ ایک بوڑھی عورت چھوٹے سے بچے کا ہاتھ تھامے اس کے نزدیک آکھڑی ہوئی۔

''بٹی...... ! میرا پوتر ا رپوتا بیمار ہے، کچھ پیسے دے دو۔ ڈاگڈر صیب سے اس کی دوا لینی ہے۔ اوپر والا تمہیں بہت دے گا۔ پرچوں میں پاس کرائے گا۔'' وہ بوڑھی عورت گڑگڑا کر اس سے فریاد کرنے لگی۔ بچہ بھی مسلسل پیٹ پر ہاتھ رکھے ہائے ہائے کر رہا تھا۔ اریبہ کو ان غریبوں پر بڑا ترس آیا۔ اس نے اپنی یونیفارم کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالا۔ صبح بھائی نے جو دو سو روپے دیئے تھے' وہ پورے نکال کر بوڑھی فقیرنی کے پھیلے ہاتھ پر رکھ دیئے اور بچے کو پیار بھری نظروں سے دیکھا۔ فقیرنی دُعائیں دیتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

'اب تو پیدل ہی گھر جانا پڑے گا کیونکہ سارے پیسے تو اس بوڑھی عورت کو دے دیئے۔' اریبہ نے چلچلاتی ہوئی دھوپ کی وجہ سے اپنے جرنل سے سر پر سایہ کیا اور گھر کے راستے پر چل پڑی۔

آج ٹیسٹ کی وجہ سے مسلسل پڑھتی رہی۔ کئی بار سوچا کہ کینٹین جا کر ایک سموسہ ہی کھا لے مگر نسیمہ کے بغیر کینٹین جانے کا دل نہیں کیا۔ اب بھوک سے برا حال تھا۔ گرمی کی وجہ سے گھر کا راستہ بھی طویل لگ رہا تھا۔ اتنے میں اس کے سامنے سے ایک رکشہ دھواں اڑاتا ہوا گزرا۔ اریبہ نے جھنجھلا کر ڈرائیور کو گھورا تو رکشے کی پچھلی سیٹ پر وہی بوڑھی عورت اور اس کا پوتا مزے سے بیٹھے نظر آئے۔ ہاتھ میں بن کباب اور جوس کا ڈبہ تھا۔ ہنستے مسکراتے چلے جارہے تھے۔ اریبہ کو دیکھتے ہی بوڑھی عورت نے مسکرا کر ہاتھ ہلایا۔ اریبہ کی تو جیسے جان جل کر رہ گئی۔ گھر لیٹ پہنچنے پر جب امی نے اس کی صحیح سے کلاس لی تو اس نے سب کو روتے ہوئے اپنے بے وقوف بننے کا یہ واقعہ سنایا پھر تو سب نے اس کا جو ریکارڈ لگایا تو وہ بھی روتے روتے ہنس پڑی۔

یہی وجہ تھی کہ کالج میں داخلہ لینے کے بعد سے پورے گھر نے مل کر اسے یہ باور کرانا شروع کر دیا کہ اسے اپنے کام سے کام رکھنا ہے۔

''اے ہمدرد دواخانہ، وہاں بڑی بڑی ہوشیار لڑکیاں ملیں گی جو تم جیسوں کو کھڑے کھڑے بیچ کھائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو اس لیے پلیز' پہلے پرکھنا پھر دوستی کرنا۔ کوشش کرنا کہ اپنے کام سے کام ہی رکھو۔'' بڑی بہن عائشہ نے سر پر چپت مار کر سمجھایا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تو وہ ہنس دی۔ جانتی تھی کہ وہ سب کی چہیتی ہے اسی لیے سب اس کے بھلے کے لیے سمجھاتے رہتے ہیں مگر وہ اس دل کا کیا کرتی جو انسانی ہمدردی سے لبریز تھا، کسی کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر اس کے اپنے آنسو بہہ جاتے تھے۔

سارہ کے آنسو بہتے دیکھ کر اس نے ایک بار پھر پرائے معاملے میں ٹانگ اڑانے کی سوچی اور اس کے قریب جا پہنچی۔

''کیا ہوا، کیوں رو رہی ہو؟'' اریبہ نے اس کے پاس بیٹھ کر نرمی سے پوچھا۔

''صبح گھر سے کالج کے لیے نکلی تھی تو طبیعت ٹھیک تھی' اب اچانک گھبراہٹ ہو رہی ہے، سر بھی بری طرح سے چکرا رہا ہے۔'' وہ روتے ہوئے بولی۔ اریبہ نے سارہ کی پیشانی چھو کے دیکھی تو وہ جل رہی تھی۔

''میرے اللہ! تمہیں تو تیز بخار ہے، یہاں ڈسپنسری تو ہوگی، چلو تمہیں وہاں لے چلتی ہوں، کوئی نہ کوئی دوا مل جائے گی۔'' اریبہ نے ہمدردی سے اس کا ہاتھ تھاما اور دوسری لڑکیوں سے پوچھتی ہوئی اسے لے کر ڈسپنسری پہنچ گئی۔ دوا کھلا کر اسے وہیں کاؤچ پر لٹا دیا۔ گھر سے فون کر کے گاڑی منگوالی، واپسی میں اس نے پہلے سارہ کو اس کے گھر چھوڑا پھر اپنے گھر واپس گئی۔ سارہ اور اس کی امی بہت شکر گزار ہو رہی تھیں کیونکہ سارہ کی طبیعت ایسی نہ تھی کہ وہ بس سے اکیلے گھر جاتی۔

یہیں سے ان دونوں کی دوستی کی ابتدا ہوئی جو آگے جا کر ایک مضبوط بندھن میں ڈھل گئی۔ سارہ سوائے عاشر سے دوستی کے اپنی ہر بات اریبہ سے شیئر کرتی تھی۔

اریبہ کو سارہ کے حالات جان کر اس سے بہت ہمدردی اور انسیت پیدا ہوگئی تھی۔ سارہ کے والد ایک سخت گیر شخصیت کے حامل تھے۔ شروع سے ان کی بے جا سختی نے ان کے بچوں پر منفی اثرات مرتب کیے تھے۔ ان میں اعتماد کی کمی تھی اور وہ گھر کے گھٹے ہوئے ماحول سے فرار چاہتے تھے۔ سارہ کی امی کی مجال نہیں تھی کہ وہ اپنے شوہر کے آگے کسی مسئلے پر بول سکیں یا بچوں کی حمایت کر سکیں مگر پورے محلے میں وہ لڑاکا مشہور تھیں، شاید اس طرح وہ اپنے شوہر کی جانب سے کی گئی ہوئی زیادتیوں کا بدلہ لیتی تھیں۔

کالج میں ایک سال سارہ کے ساتھ گزارنے کے بعد اریبہ کو اندازہ ہوا کہ گھر کے ماحول نے سارہ کے دل میں بچپن سے ایک بغاوت کا پودا اگا دیا تھا مگر اب کالج میں ملنے والی تھوڑی آزادی نے ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر لی تھی۔ وہ اپنے والد سے بہت ڈرتی ہے مگر گھر سے باہر سارہ اپنی ساری نا آسودہ خواہشات پوری کرنا چاہتی تھی۔ اس میں ایک چاہے جانے کی بھی خواہش تھی۔ وہ ایک حساس لڑکی تھی بچپن سے اپنے والدین کی محبت پانے کے لیے نت نئی حرکتیں کرتی مگر محبت کی جگہ باپ کی مار اور ماں کی گالیاں ملیں تو وہ نا آسودہ رہی۔ یہی وجہ ہے جب عاشر نے اس پر اپنی جھوٹی محبت کا جال پھینکا تو وہ اپنی رضا سے اس میں پھنستی چلی گئی۔

☆☆☆

''یہ کون تھا؟ تم کس کے ساتھ کالج آئی ہو؟'' اریبہ کا آج پہلا پیریڈ فری تھا تو وہ تھوڑا لیٹ کالج آئی۔ گیٹ پر اس نے سارہ کو ایک گاڑی والے کے ساتھ دیکھا جو شکل سے ہی لفنگا نظر آرہا تھا۔

''وہ ...... عاشر ...... ہے، مجھ سے ...... بہت محبت کرتا ہے۔'' سارہ نے اریبہ سے آنکھیں چراتے ہوئے اٹک اٹک کر کہا جیسے اسے خود بھی اس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بات کا یقین نہ ہو۔
''دیکھو سارہ، مجھے یہ لڑکا کہیں سے بھی تمہارے قابل نہیں لگ رہا، پتا نہیں کیوں مجھے اس کی آنکھوں میں عجیب طرح کی چالاکی نظر آرہی ہے۔ میں تو تمہیں اس سے دوستی ختم کرنے کا مشورہ دوں گی۔''
اریبہ نے سارہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے سمجھایا تو وہ تھوڑا شیر ہوئی ورنہ اس کا شرمندگی سے برا حال تھا کیونکہ اس نے اپنی عزیز دوست سے بھی عاشر والا معاملہ چھپایا تھا۔
''میں کون سا اس کے ساتھ سیریس ہوں؟ میں نے اس کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ میں یہ رشتہ صرف دوستی تک ہی محدود رکھوں گی۔ ویسے بھی میری نکاح میری خالہ کے لڑکے سے ہونے والی ہے۔ دوستی کے لیے عاشر برا نہیں' امیر ماں باپ کی اولاد ہے، بڑا کھلے دل کا ہے۔ تمہیں پتا ہے یہ جو میں مہنگی مہنگی اشیاء استعمال کرتی ہوں، اسی کے دیئے ہوئے گفٹ ہیں۔ پھر اسے ہر وقت میری فکر رہتی ہے، وہ بڑا لونگ ہے۔'' اریبہ کو پہلی بار سارہ سے نفرت محسوس ہوئی مگر وہ اس کی دوست تھی' جانتے بوجھتے اسے گڑھے میں گرتے نہیں دیکھ سکتی تھی پھر سمجھانے بیٹھ گئی۔
''سارہ......! اس دن سے ڈرو جب وہ ان تمام تحفوں کی قیمت سود سمیت تم سے وصول کرے گا۔'' اریبہ نے سر پر ہاتھ مار کر اسے سخت لہجے میں ٹوکا تو وہ جھنجلا اٹھی۔
''میں کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہوں' اپنا برا بھلا سمجھ سکتی ہوں۔ عاشر کو میں پہلے دن ہی اپنے بارے میں سب کچھ بتا چکی ہوں۔ وہ بس مجھ سے محبت کرتا ہے۔ بدلے میں مجھ سے کچھ نہیں چاہتا' الٹا میرے ناز نخرے اٹھاتا ہے۔ زبردستی مجھے مہنگی مہنگی شاپنگ کراتا ہے، اچھے ریستوران لے کر جاتا ہے جہاں جانے کا میں صرف خواب ہی دیکھ سکتی ہوں، پھر میں اس سے تعلق کیوں توڑوں جبکہ وہ خود ہی میرے ساتھ بے غرض دوستی پر آمادہ ہوا ہے؟'' سارہ چیخ کر بولی۔
''دیکھو سارہ، مرد' عورت کے درمیان کبھی بھی بے غرض رشتے پروان نہیں چڑھتے پھر عاشر تو شکل سے ہی خاصہ ہوشیار لگتا ہے، وہ جتنا سیدھا بن رہا ہے' اتنا ہے نہیں۔ اس دور میں کون بغیر مطلب کے اتنی خالص محبت کرسکتا ہے؟ مجھے تو دال میں کچھ کالا نظر آتا ہے۔ میں تو اس دن سے ڈرتی ہوں جب وہ تمہیں کوئی بڑا نقصان پہنچائے۔'' اریبہ نے پیار سے سارہ کا ہاتھ تھام کر اسے سمجھانا چاہا مگر وہ برا مان کر اریبہ سے ہاتھ چھڑا کر اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔ اریبہ نے ٹھنڈی سانس بھری اور خود بھی کلاس لینے چل دی۔ سارہ ابھی اس دور سے گزر رہی تھی جہاں کان صرف اپنی مطلب کی باتیں ہی سننا چاہتے، نصیحتیں تو بہت ہی بری لگتی ہیں' نصیحتیں کرنے والا سب سے برا۔
اس بحث کے بعد ان دونوں کے درمیان ایک سرد مہری سی آگئی۔ اریبہ نے کئی بار سارہ کو اس لڑکے کے ساتھ گاڑی پر آتے جاتے دیکھا مگر خاموشی اختیار کرلی۔ ان دونوں کے بیچ جو اَن دیکھا کھنچاؤ آگیا تھا' وہ اسے مزید بڑھانا نہیں چاہتی تھی۔ اریبہ خود بھی اب سارہ کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزار پاتی تھی۔ ایگزامز نزدیک تھے اور وہ اپنی پڑھائی کی وجہ سے کافی سنجیدہ ہوگئی تھی پھر بیچ میں عدنان کے ساتھ رشتے کا سلسلہ چل پڑا تو اس کی مصروفیت اور بڑھ گئی۔ سارہ اب بھی اکثر کالج لیٹ آتی تھی۔ اکثر اریبہ اپنی پیاری دوست کو سمجھانے کی کوشش کرتی مگر وہ اس کی باتوں پر کان نہ دھرتی۔ اریبہ دل مسوس کے رہ جاتی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

☆☆☆

نکاح کے بعد کافی دنوں تک وہ کالج نہ جا سکی۔ سسرال والوں کا آنا جانا لگا ہوا تھا پھر عدنان کی آسٹریلیا واپسی سے قبل ایک بڑی دعوت کا انتظام کیا گیا۔ ان سب چیزوں میں الجھ کر وہ بہت مصروف رہی۔ سارہ نے اس کے نکاح کی تقریب میں بھی شرکت نہ کی تھی جس کا اسے بہت برا لگا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ سارہ سے بات چیت نہیں کرے گی۔ اریبہ آج بہت دنوں بعد کالج آئی تھی ۔مین گیٹ سے داخل ہوئی تو بادام کے درخت کے نیچے اسے ایک بار پھر سارہ روتے ہوئے نظر آئی۔ وہ اسے دیکھ کر انجان بن کر نکل جانا چاہتی تھی کہ سارہ دوڑتی ہوئی آئی اور اریبہ کے گلے لگ کر بری طرح سے رودی۔ اریبہ کا دل اپنی دوست کی حالت زار پر بھر آیا، وہ بہت پریشان اور خوف زدہ دکھائی دے رہی تھی۔

''سارہ ......! کیا ہوا' سب خیریت تو ہے؟''

اریبہ نے اسے پانی پلاتے ہوئے پوچھا۔

''میری دوست' مجھے معاف کردو۔ تم ٹھیک ہی کہتی تھیں، عاشر میری دوستی کے قابل نہیں تھا، وہ تو بڑا بلیک میلر نکلا۔ میری دو مہینے بعد اپنے کزن سے شادی کی تاریخ طے پا گئی ہے۔ میں نے خوشی خوشی جیسے ہی اسے یہ بات بتائی' وہ کہنے لگا کہ یہ شادی نہیں ہوسکتی اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے' میرے بغیر نہیں رہ سکتا اور مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ میری تو جان ہی نکل گئی' میں نے جب انکار کیا تو اس نے دھمکی دی کہ وہ میری ساری تصویریں جو اس نے اپنے موبائل سے کھینچی ہیں اور ویڈیو بنا کر بابا کو بھیج دے گا۔ اف...... وہ تو مجھے قتل کردیں گے۔ مجھے تو پتا بھی نہیں کہ اس نے کب اپنے ساتھ میری تصاویر اور ویڈیو بنالیں'' وہ ٹوٹ کے بکھر گئی تھی۔ اریبہ نے اسے تاسف سے دیکھا۔ اسے اسی بات کا ڈر تھا۔ عاشر دیکھنے میں ہی اتنا معصوم نہیں لگتا تھا پھر اس دور میں کوئی بے غرض دوستی نہیں کرتا۔ یہ ہی بات اریبہ اسے سمجھانا چاہ رہی تھی مگر شاید ہر انسان اپنے تجربے سے سیکھنا چاہتا ہے اور سارہ نے بھی اسی سے سیکھا۔

☆☆☆

وہ دن شاید اریبہ کی زندگی کا بدترین دن تھا جب وہ سارہ کے مجبور کرنے پر عاشر کو سمجھانے چلی گئی تھی۔ ان دونوں نے کسی تنہا مقام پر ملنے سے بہتر سمجھا کہ وہ عاشر سے ایک پبلک پلیس پر ملیں اسی لیے انہوں نے صبح کالج ٹائم میں عاشر کو ایک پارک میں ملنے کے لیے بلوایا۔ اریبہ نے سارہ کی زندگی خراب ہونے سے بچانے کے لیے وہ کام کیا جس کے لیے اس کا دل نہیں مان رہا تھا۔ وہ رکشہ کرکے پارک تک جا پہنچیں۔ صبح کا وقت تھا' ان کے علاوہ اور بھی کالج کے لڑکے لڑکیاں وہاں موجود تھے۔ اریبہ کا دل بہت خراب ہورہا تھا۔ ان لوگوں نے موبائل پر عاشر سے رابطہ کیا۔ وہ تھوڑی دیر میں ان کی بتائی ہوئی جگہ آ پہنچا۔ ایک بینچ پر وہ دونوں بیٹھ گئے۔ اریبہ ان کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ اس طرح وہ ان دونوں سے آرام سے مخاطب ہورہی تھی۔ اس نے عاشر سے سارہ کی تصاویر اور ویڈیو ڈیلیٹ کرنے کی درخواست کی مگر وہ ان دو خوبصورت لڑکیوں کو اپنے سامنے یوں گڑگڑاتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہورہا تھا۔ اس کی انا کو بہت تسکین پہنچ رہی تھی۔ اچانک اریبہ نے دیکھا کہ سارہ اٹھ کر ایک طرف بھاگ کھڑی ہوئی۔ اریبہ ہکا بکا رہ گئی۔ عاشر بھی اس کی اس حرکت پر حیران ہوا۔ ابھی اس کے حواس بحال بھی نہیں ہوئے تھے کہ ایک مشہور مارننگ شو کی اینکر ان دونوں کے سر پر آ کھڑی ہوئی' کیمرہ آن تھا، لائیو

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

پروگرام جاری تھا اور وہ اپنی ٹیم کے ساتھ اریبہ سے عجیب و غریب سوالات کرنے لگی۔ عاشر نے مسکراتے ہوئے کیمرے کی طرف دیکھا اور بنچ پر پوز بنا کر بیٹھ گیا۔ اریبہ ان لوگوں کے سوالات سے بچتے ہوئے اپنی صفائی پیش کرنا چاہ رہی تھی مگر اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے؟

اریبہ کی ان لوگوں کی طرف پیٹھ تھی اس لیے وہ ان کو آتے ہوئے نہیں دیکھ سکی جبکہ سارہ نے دور سے ہی ان لوگوں کو کیمرہ سمیت آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اسی لیے وہ بچ نکلی۔ ایک بار پھر اریبہ نے اپنی نرم دلی کے باعث بڑی مصیبت کو دعوت دے دی تھی۔ وہ ہی ہوا جب وہ بڑی مشکلوں سے ان لوگوں سے پیچھا چھڑا کر اپنے گھر پہنچی تو اس پروگرام کے باعث اس کی شہرت چار سو پھیل چکی تھی۔ کچھ نہ کرتے ہوئے بھی وہ مجرم بنا دی گئی۔

☆☆☆

عدنان کی امی نے جب فون پر نسرین کو اپنے بیٹے سے اریبہ کی بات ختم کرنے کی اطلاع دی تو انہیں یقین ہی نہیں آیا، اریبہ کا حال الگ برا تھا، ابھی تو اس نے خواب بُننے شروع کیے تھے۔

ادھر جب عدنان کے گھر والوں نے اس کا رشتہ ختم ہونے کی خبر اسے فون کے ذریعے دی تو وہ الگ حیران رہ گیا۔ وہ بہت بہت خوشی خوشی آسٹریلیا لوٹا تھا۔ اریبہ کے کاغذات اور نکاح نامہ ساتھ لے کر آیا تھا تاکہ اس کے ویزے کے لیے اپلائی کر سکے۔ اس نے میلبورن میں واقع اپنے آفس میں جوائننگ دینے کے بعد تمام دوستوں کے پرزور اصرار پر سب کو نکاح کی ٹریٹ بھی دی تھی۔ سب نے اریبہ اور اس کی نکاح کی تصاویر دیکھ کر جو وہ اپنے ساتھ لے آیا تھا' اسے خوش قسمت قرار دیا تھا۔ وہ سوچ سوچ کر خوش ہوتا کہ اس کے نصیب میں ایسی پیاری لڑکی کا ساتھ لکھ دیا گیا ہے کہ آج اچانک اپنی ماں سے یہ خبر سن کر وہ پریشان ہو گیا۔ عدنان کے ہوش اس وقت اڑ گئے جب انہوں نے فوری طور پر اسے اریبہ کو طلاق دینے کا حکم دیا۔ اس کی جرح پر اس کے بھائی فیضان نے اس مارننگ شو کا وہ کلپ میل کر دیا جس میں اریبہ اور عاشر کو ایک ساتھ دکھایا گیا تھا۔ عدنان کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ اس کا دل اس بات کو ماننے پر تیار ہی نہیں ہوا پھر وہ لڑکا کسی طرح بھی اریبہ کے معیار کا نہیں لگ رہا تھا۔ یہ سب سوچ سوچ کر وہ بیمار پڑ گیا۔ گھر والوں کی طرف سے پڑنے والے دباؤ سے بچنے کے لیے اس نے اپنا فون آف کر دیا۔ فی الحال وہ پاکستان میں کسی سے بھی رابطہ رکھنا نہیں چاہتا تھا۔

☆☆☆

اریبہ اس واقعے کے بعد سے بہت سنجیدہ ہو گئی تھی۔ اس بات کو دو مہینے گزر گئے تھے، اب تو اس نے سارہ کے گھر فون کرنا بھی چھوڑ دیا تھا، بس وہ اب صرف اپنے اللہ سے ہی مدد مانگ رہی تھی۔ گھر والوں کو بھی آہستہ آہستہ اریبہ کی بے گناہی پر یقین آ گیا تھا مگر وہ دنیا والوں کو کیسے یقین دلاتے؟ خصوصاً اریبہ کے سسرال والوں کے سامنے کیسے اپنی بیٹی کی صفائی دیتے؟ آخر انہوں نے اپنی بیٹی کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا۔

اریبہ نے حجاب لینا شروع کر دیا تھا۔ اب جبکہ وہ سب دھیرے دھیرے اس واقعے کو بھولنا چاہ رہے تھے تو ایک دن سارہ خود اس کے گھر چلی آئی۔ سارہ نے رو رو کر سارے گھر والوں کے سامنے اریبہ سے معافی مانگی۔ اس کی شادی ہونے والی تھی اسی لیے وہ کھلم کھلا اریبہ کے مسئلے پر اپنے گھر والوں کے سامنے نہیں بول سکتی تھی۔ نسرین نے سارہ کو بہت برا بھلا بولا۔ وہ انہیں حق بجانب سمجھ رہی تھی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسی لیے سر جھکا کے سنتی رہی۔ وہ تو اس کے گھر جا کر شور مچانا چاہ رہی تھیں مگر ایک بار پھر اریبہ نے اس کا ساتھ دیا اور ماں کو خاموش کرا دیا۔

اس نے سارہ کو ابھی وہاں سے جانے کے لیے کہا کیونکہ وہ اپنی ماں کے جذبات سمجھ رہی تھی اور نہیں چاہتی تھی کہ جیسا طوفان اس کی زندگی میں آچکا ہے، ویسا ہی کچھ سارہ کے ساتھ بھی ہو۔

سارہ آنسو پونچھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ ''تمہیں پتا ہے کہ تمہاری وجہ سے عاشر نے میرا پیچھا چھوڑ دیا؟'' دروازے تک پہنچ کر اچانک سارہ نے مڑ کر اریبہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''مجھے پتا ہے، جب تم اس مصیبت میں چھوڑ کر مجھے چلی گئی تھیں، تب بھی میں نے گھر آنے سے قبل عاشر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر تمہارا پیچھا چھوڑنے کی استدعا کی تھی۔'' اریبہ کے چہرے پر پھیلی نرمی اسے اور خوبصورت بنا رہی تھی۔ اس کی سرمئی آنکھوں کی روشنی اور بڑھ گئی تھی۔ سارہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

''اس نے کیا کہا تھا؟'' سارہ نے پوچھا۔

''مجھے معاف کر دیں، میری اور سارہ کی وجہ سے آپ اتنی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو گئی ہیں' وہ آپ کو ایسے حالات میں چھوڑ کر فرار ہو گئی پھر بھی آپ کو اسی کی فکر ہے؟ میں سارہ کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ کی انسانیت اور شرافت کے صدقے 'اسے معاف کرتا ہوں۔ عاشر نے ایک دم میرے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی تھی۔'' اریبہ نے اسے بتایا۔

''میں یہ امید رکھوں کہ تم سارہ سے منسلک ہر چیز مٹا دو گے؟'' میں نے اس سے وعدہ لیا اور اس نے میرا مان رکھا۔ اریبہ نے بڑی مشکل سے ان تکلیف دہ لمحوں کو دہرایا۔ سارہ اس کا ہاتھ تھام کر ایک بار پھر رو دی۔

☆☆☆

اریبہ کی قسمت بہت اچھی تھی کہ اسے عدنان کی بیوی کی حیثیت سے آسٹریلیا کا ویزا جلد ہی مل گیا جس کے لیے لوگ بڑی تگ و دو کرتے ہیں۔

اگر ایسا پہلے ہوتا تو عدنان بہت خوش ہوتا مگر اس وقت تو وہ بڑا اداس ہو رہا تھا۔ دل بہلانے کے لیے وہ آج بہت دنوں بعد اپنے سسٹم پر بیٹھا تھا ورنہ اب تو اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔ گھر والوں کے دباؤ کے باوجود ابھی تک اس نے اریبہ کو طلاق کے کاغذات نہیں بھجوائے تھے۔ جانے کیوں وہ ایسا کر نہیں پا رہا تھا؟ شاید یہ اریبہ کی دعائیں تھیں جو اسے اتنا بڑا فیصلہ کرنے سے روک رہی تھیں۔

آج خاصے دنوں بعد اس نے اپنا اکاؤنٹ کھولا اور میلز دیکھنا شروع کیں تو اریبہ نام کی ایک نئی آئی ڈی سے اس کے نام ایک طویل ای میل آئی ہوئی تھی۔ اس نے فوراً پڑھنا شروع کیا تو بہت سی گتھیاں سلجھ گئیں۔ اس میل میں وہ تمام واقعات کیسے پیش آئے، تفصیل سے بیان کیے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی تصدیق کے لیے عاشر کا نمبر بھی درج تھا۔ عدنان کو یاد آیا کہ جب نکاح کے بعد ان کی بات چیت ہوتی تھی تو اریبہ اکثر اپنی دوست سارہ اور عاشر کا ذکر کرتی تھی۔ اسے اپنی دوست کی نادانی پر بہت غصہ آتا تھا۔ عدنان نے اسے ان دونوں کے معاملات میں پڑنے سے سختی سے منع کیا تھا۔

عدنان کا تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ رہا' اسے پہلے ہی اپنی منکوحہ پر شک نہ تھا، اس کا دل گواہی دیتا تھا کہ زنجیر کی کوئی کڑی گم ہے پھر بھی مرد کی فطرت...... اس نے فوراً ہی عاشر کا نمبر ملا کر ان باتوں کی سچائی جانچنا چاہی۔ عاشر نے نہ صرف اریبہ کی معصومیت کی گواہی دی بلکہ اریبہ کی بہت تعریف بھی کی۔

''عدنان بھائی' آپ یقین کریں' وہ میری

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

بہنوں کی طرح ہیں' انہوں نے ہی مجھے بھی سیدھا راستہ دکھایا ہے۔ میں تو خود آپ سے ان کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا مگر میرے پاس آپ کا کوئی کانٹیکٹ نمبر نہیں تھا۔'' عدنان نے فوری طور پر اپنے گھر والوں سے رابطہ کیا۔ اب اسے اپنی اریبہ کی حرمت کے لیے لڑنا تھا کیونکہ وہ اس کی منکوحہ بھی تھی۔

☆☆☆

اریبہ کو تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ رخصت ہو کر میلبورن آ گئی ہے۔ سب کچھ اتنا جلدی اور اچانک ہوا۔ وہ سب حیران رہ گئے جب کئی مہینے رابطہ منقطع رکھنے کے بعد عدنان کی امی مٹھائی اور پھلوں کے ٹوکروں کے ساتھ ان کے گھر چلی آئیں اور رخصتی کی تاریخ طے کر کے اٹھیں۔ نسرین نے ساری غلط فہمیاں دور ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اریبہ کا سر تو سجدے سے ہی نہیں اٹھ رہا تھا۔ اس نے خاموشی اختیار کر کے صرف مالکِ دو جہاں سے مدد مانگی تھی۔ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ اس کا بگڑا کام کیسے بنتا چلا گیا کہ وہ تو اس فیصلے سے اپنی مہینوں کی کلفتوں کو بھی بھول گئی؟ عدنان ان حالات سے اور اریبہ کو کھونے سے اتنا ڈر گیا تھا کہ وہ خود پاکستان نہیں آیا بلکہ اریبہ رخصت ہو کر میلبورن چلی گئی۔

عدنان کی امی دل سے راضی نہ ہونے کے باوجود کماؤ پوت کو کھونا نہیں چاہتی تھی اسی لیے ویسا ہی کرتی گئیں جیسا بیٹے نے چاہا۔

''اگر تم وہ ای میل مجھے پہلے ہی کر دیتیں تو اتنے مہینے جو ہم نے ذہنی اذیت کے کاٹے' اس سے بچ جاتے۔'' عدنان' اریبہ کے لمبے بالوں سے کھیلتے ہوئے بولا۔ وہ دونوں سونے کے لیے لیٹ چکے تھے۔

''کون سی ای میل؟ میں نے تو آپ سے اس واقعے کے بعد کبھی کوئی رابطہ نہیں کیا؟'' اریبہ جو عدنان کے بازوؤں پر سر رکھے آنکھیں موندے لیٹی تھی' چونک کر اٹھ بیٹھی۔

''ارے' وہ ہی جس میں تم نے سارے واقعات بیان کرنے کے ساتھ اس عاشر نامی لڑکے کا فون نمبر بھی دیا تھا۔ میں نے اسے فون بھی کیا' وہ تو تمہاری بڑی تعریفیں کر رہا تھا۔'' عدنان نے محبت سے اسے واپس اپنی جانب کھینچا اور اس کی لٹ کو چھیڑتے ہوئے دھیرے دھیرے بتایا۔

''نہیں عدنان......! پتا نہیں' آپ یقین کریں نہ کریں مگر میں نے عاشر سے ملاقات صرف اپنی دوست کی ہمدردی میں کی تھی مگر اس مارننگ شو کی وجہ سے جب مجھ پر جھوٹے الزامات لگے تو میں نے خاموشی اختیار کر لی کیونکہ میرے پاس اپنی صفائی میں دینے کے لیے کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اسی لیے آپ سے بھی کوئی رابطہ قائم نہیں کیا مگر میرا اس سے مسلسل رابطہ تھا جو میری حقیقت جانتا تھا جس کے سامنے ہم کوئی دھوکہ فریب نہیں کر سکتے۔ میرا اللہ! میں نے صرف اپنے اللہ سے ہی اس معاملے میں اپنے بریت کی دعا مانگی تھی اور آج اس نے مجھے آپ سب کی نظروں میں سرخرو کیا۔'' وہ بولتے بولتے رونے لگی۔ عدنان بے چین ہو کر اریبہ کی جانب بڑھا اور اس کے آنسو پونچھنے لگا۔

☆☆☆

''اریب......! اریب......! جلدی سے یہاں آؤ۔'' اریبہ اپنی بنارسی ساڑھی تہہ کر کے وارڈروب میں رکھ رہی تھی کہ دوسرے کمرے سے اسے عدنان آوازیں دینے لگا۔ اریبہ دلکشی سے مسکرائی۔ عدنان کی خواہش ہوتی تھی کہ جب وہ گھر میں ہو تو اریبہ اس کے سامنے یا آس پاس رہے۔ وہ لوگ ابھی ایک دعوت سے واپس آئے تھے۔ اریبہ کپڑے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تبدیل کر کے چیزیں سمیٹ رہی تھی۔ عدنان کی تواتر سے جاری پکار پر وہ اپنا کام ادھورا چھوڑ کر اس کی بات سننے کے لیے ٹی وی لاؤنج کی طرف بڑھ گئی۔

عدنان بہت خوش نظر آ رہا تھا، وہ فون پر بڑے جوش و خروش سے کسی سے باتوں میں مشغول تھا۔ ''شاید پاکستان سے اس کی امی کا فون آیا ہوا تھا؟'' اریبہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب جا کھڑی ہوئی تو اس نے فون اس کو پکڑا دیا۔

''السلامُ علیکم!'' اریبہ نے شائستگی سے سلام کیا۔

''کیسی ہو اریبہ؟ میں سارہ بات کر رہی ہوں۔ پلیز' فون بند مت کرنا، مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔'' سلام کا جواب دینے کے بعد وہ اس ڈر سے جلدی جلدی بولی کہ کہیں اریبہ فون بند نہ کر دے۔

''ہاں بولو' میں سن رہی ہوں، تمہیں یہ نمبر کہاں سے ملا؟'' سارہ کی آواز سن کر اریبہ ششدر رہ گئی مگر پھر اپنے مزاج کے باعث نرمی سے گویا ہوئی۔

''میں نے عائشہ باجی سے بڑی منتیں کر کے تمہارا یہ نمبر حاصل کیا ہے کیونکہ میرے ضمیر پر ایک بڑا بوجھ تھا۔ جو میں آج ہٹانا چاہتی ہوں پھر عاشر بھی یہی کہہ رہا تھا کہ ہمیں تم سے معافی مانگنی چاہیے۔ شاید اس طرح میرے دل کو سکون مل جائے۔'' سارہ کی باتوں پر وہ حیران ہو گئی مگر اسے ٹوکے بنا خاموشی سے سنتی رہی۔

عدنان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اریبہ' سارہ کی آواز سن کر ہیجان زدہ سی ہو گئی تھی۔ وہ اپنی پیاری بیوی کی دلی کیفیت بنا کہے جان جاتا تھا۔

''تم یہاں عاشر کا نام سن کر پریشان مت ہو' میری شادی اسی کے ساتھ ہوئی ہے، وہ آج کل مزید تعلیم حاصل کرنے یو کے گیا ہوا ہے۔ میں بھی کچھ دنوں کے بعد اس کے پاس جانے والی ہوں اسی لیے میں نے سوچا' جانے سے قبل تم سے معافی مانگ لوں۔'' سارہ نے اسے سمجھایا۔

''تمہاری نکاح تو شاید تمہارے خالہ زاد بھائی سے ہوئی تھی؟'' اریبہ سے رہا نہیں گیا تو اس نے سارہ سے سوال کیا۔

''یہ ایک طویل کہانی ہے، اگر تمہارے پاس وقت ہو تو میں سنا دوں؟'' سارہ نے لجاجت سے پوچھا۔ اس کا لہجہ ٹوٹا ٹوٹا سا تھا۔ اریبہ کو اس پر ایک دم ترس آیا۔ کچھ بھی تھا، وہ اس کی عزیز دوست تھی۔

''ارے' وقت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے' تم مجھے ساری بات تفصیل سے بتاؤ۔'' اس نے ریلیکس انداز میں کہا اور مسکرا کر عدنان کو دیکھا جو اس کے قریب کھڑا تھا۔

''میں نے پارک سے واپسی پر اپنی امی کو سب کچھ بتا دیا تھا۔ میں ان کے ساتھ تمہارے گھر آ کر تمہاری پوزیشن کلیئر کرنا چاہتی تھی مگر انہوں نے میری ایک نہ سنی۔ وہ جانتی تھیں کہ اگر یہ بات کھلی تو ابو مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے، ساتھ میں امی کو بھی گھر سے نکال دیں گے۔ اسی لیے مجھے خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ جب میں نے ان کی بات ماننے سے انکار کیا تو انہوں نے مجھے سزا کے طور پر ایک کمرے میں بند کر دیا۔ خیر' میری امی نے تمہارے ساتھ برا کیا تو وہ ان کی اولاد کے آگے آیا۔ میرا خالہ زاد بھائی راشد کسی اور کو پسند کرتا تھا، مجھ سے شادی کرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ مسلسل انکار کرتا رہا مگر میری خالہ کو بہن کو دی ہوئی زبان کا پاس تھا پھر وہ ابو کی گرم مزاجی سے بھی واقف تھیں، جانتی تھیں کہ اگر یہ رشتہ ختم کیا تو ابو طعنے دے دے کر امی کا جینا حرام کر دیں گے اسی لیے ارشد کی بات نہیں مان رہی تھی۔ شومئی قسمت، اس نے ایک دن مجھے عاشر کے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ساتھ دیکھ لیا، گھر جا کر خوب شور مچایا۔ خالہ نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی اور بہت دنوں تک اسے سمجھاتی رہیں مگر وہ نہیں مانا۔ اب تو اس کے پاس ایک مضبوط جواز تھا۔ آخر مجبور ہو کر شادی سے کچھ پہلے میری نکاح ختم کر دی۔

ابو غصے میں خالہ کے گھر لڑنے پہنچ گئے۔ خالہ کو اور امی کو بہت برا بھلا کہا۔ وہ بے چاری تو بہنوئی کی بری بھلی چپ چاپ سنتی رہیں مگر ارشد سے اپنی ماں کی بے عزتی برداشت نہیں ہوئی۔ خالہ کے منع کرنے کے باوجود اس نے میرا کچا چٹھا ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔ ابو جھکے کاندھوں کے ساتھ خاموشی سے گھر واپس آئے اور امی سے صرف اتنا کہا کہ عاشر کو بلواؤ' مجھے سارہ کی شادی کی بات کرنی ہے اور یوں میری شادی عاشر سے ہوگئی۔

اس پارک والے واقعے کے بعد اس کے اندر بہت تبدیلی آگئی تھی۔ وہ برائیوں سے تائب ہو گیا تھا۔ اس کے پاس دولت کی کمی نہیں تھی، اس کے باوجود اس نے اپنا تعلیمی سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔ میری زندگی اس کے ساتھ اچھی گزر رہی ہے۔ سارہ تھوڑی دیر کو تھمی تو اریبہ نے اسے شادی کی مبارک باد دی۔

''ایک بات پوچھوں' عدنان کو وہ ای میل تم نے لکھی تھی نا؟'' اریبہ کو ایک دم احساس ہوا کہ سارہ ہی نے ای میل کے ذریعے اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا چاہا ہوگا۔

''آخر تم جان ہی گئیں نا؟'' سارہ مسکرا کر بولی۔

''تم نے میرے نام کی فیک آئی ڈی کیوں بنائی تھی؟'' اریبہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

''دراصل میں اس وقت بہت ڈری ہوئی تھی۔ اس وقت تک عاشر والی بات میرے گھر میں نہیں کھلی تھی پھر میں عدنان بھائی کا مزاج بھی نہیں جانتی تھی۔ ڈرتی تھی کہ اپنے نام سے لکھوں تو وہ سب غصے میں میرے گھر تک نہ پہنچ جائیں۔ تمہاری مدد بھی کرنا چاہتی تھی مگر کیسے کروں؟ یہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا' تمہاری ایک پرانی نوٹ بک میرے پاس رہ گئی تھی' اس میں تم نے عدنان بھائی کا ای میل ایڈریس لکھا ہوا تھا' بس میرے ذہن میں یہ آئیڈیا آیا۔ میں نے تمہارے نام سے ایک جعلی ایڈریس بنایا اور سارے واقعات انہیں لکھ بھیجے، ساتھ ہی عاشر کا فون نمبر بھی لکھ دیا۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ تمہارا نام پڑھ کر وہ یقیناً ان باتوں پر یقین کر لیں گے۔ میں نے عاشر کو بھی فون کر کے اس جعلی ای میل کے بارے میں بتا دیا تھا۔ وہ بھی دل و جان سے تمہاری مدد کرنا چاہتا تھا، یوں ہم نے تمہاری پوزیشن کلیئر کی۔'' سارہ نے بتایا تو اریبہ کے دل سے اپنی دوست کے لیے چھائے بدگمانی کے سارے بادل چھٹ گئے۔ اس نے تھوڑی دیر مزید بات کر کے فون رکھ دیا۔

عدنان کو ڈھونڈا' وہ کچن سے دو گرما گرم کافی کے کپ تھامے چلا آ رہا تھا۔ انہیں شاید سارہ پہلے ہی پورا واقعہ بتا چکی تھی۔

''عدنان' وہ......'' اس نے پکارا۔ عدنان نے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

''اب آئندہ اس بارے میں ہم کبھی بات نہیں کریں گے۔ جو گزر گیا' سو گزر گیا۔'' اریبہ نے اثبات میں سرشاری سے سر ہلایا اور عدنان کے کاندھے سے سر ٹکا کر کھڑکی سے باہر سڑک پر گزرنے والی گاڑیوں اور چمکتی دمکتی روشنیوں کو دیکھنے لگی۔ اس کی زندگی میں بھی ایسی ہی روشنیاں بھر گئی تھیں۔

☆☆......☆☆

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

آپ بھی لکھاری بن سکتے ہیں!!

آیئے! دوشیزہ کے قلم قبیلے میں شامل ہو جایئے

یہ کارواں آپ کو خوش آمدید کہتا ہے...... خود کو منوایئے اپنے قلم سے......!

اگر آپ کا مشاہدہ اچھا ہے۔

اگر آپ کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

سفر کرتے ہوئے آس پاس کے مناظر آپ کو یاد رہتے ہیں۔

شاعری آپ کو اچھی لگتی ہے۔

تو پھر قلم اٹھایئے اور کسی عنوان کو کہانی یا افسانے
میں ڈھالنے کی صلاحیت کو آزمایئے۔

ماہنامہ دوشیزہ آپ کی تحریروں کو، آپ کو خوش آمدید کہتا ہے۔

ہوسکتا ہے عنقریب منعقد ہونے والی **دوشیزہ رائٹرز ایوارڈ**
تقریب میں آپ بھی ایوارڈ حاصل کریں۔

تحریر بھیجنے کے لیے ہمارا پتا:

88-C II ۔فرسٹ فلور۔ خیابانِ جامی کمرشل۔ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی۔ فیز-7، کراچی

ای میل: pearlpublications@hotmail.com

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY